www.KitaboSunnat.com

السنة والحديث

تحریر: حافظ ابنِ رجب ؒ
ترجمہ و تفہیم:
مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی
ایم اے

قسط: ۲

آدابِ دین و دنیا

شرف و عزت سے محبت کی آفات میں سے ایک، عہدوں کی طلب اور ان کا لالچ بھی ہے۔ یہ ایک پوشیدہ باب ہے جسے صرف اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت سے سرشار لوگ ہی جان سکتے ہیں، اور جس کی مخالفت ایسے جاہل لوگ ہی کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کی معرفت رکھنے والوں کے ہاں حقیر و ذلیل ہیں۔

ان لوگوں کے بارے میں حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ:

"یہ جہاں خچروں پر سوار ہوں یا گھوڑوں پر، معصیت و نافرمانی کی ذلت اُن کی گردنوں میں ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے، اسے اللہ تعالیٰ بھی ذلیل و رسوا کرتے ہیں"

لوگوں پر اپنے اوامر و نواہی کو نافذ کرنے اور ان کے معاملات کو کنٹرول کرنے کی خاطر عہدہ کی خواہش کرنا تاکہ لوگوں پر اپنی برتری اور بڑائی ظاہر کی جا سکے اور تاکہ یہ جتلایا جا سکے کہ لوگ اپنی ضروریات و حاجات کے سلسلہ میں اس کے محتاج ہیں ـــــ اور پھر ان کی ضروریات کو پورا کرنے میں انھیں ذلیل و خوار کرنا، یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت والوہیت سے مزاحمت ہے۔

بسا اوقات اس قسم کے لوگ جان بوجھ کر عوام کو ایسی مشکلات میں پھنسانے کا سبب بھی بنتے ہیں کہ لوگ ان مشکلات کے حل کی خاطر ان کی طرف رجوع کریں اور یوں انھیں اپنی عظمت و بڑائی ظاہر کرنے کا موقع ملے۔ حالانکہ یہ چیز صرف اللہ تعالیٰ ہی کو لائق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ! ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ" (الانعام : ۴۲)

"آپ سے پہلے بہت سی قوموں کی طرف ہم نے رسول بھیجے، تو ان قوموں کو ہم نے مصائب و آلام میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے (ہمارے ہی سامنے جھک جائیں!)"

نیز فرمایا :

"وَمَآ اَرْسَلْنَا فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِىٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ" (الاعراف : ۹۴)

"کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی بھیجا ہو، اور اس بستی کے لوگوں کو ہم نے تنگی اور سختی میں مبتلا نہ کیا ہو، کہ شاید وہ عاجزی پر اتر آئیں"

احادیث میں آیا ہے :

"اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ يُحِبُّهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ، لَا تَعْجَلْ بِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ فَاِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ تَضَرُّعَهٗ"

کہ "جس بندے سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو، وہ بندہ جب اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : "جبریل، اس کی ضرورت جلدی پوری نہ کرنا، کہ میں اس کی عاجزی و زاری سننا چاہتا ہوں"

الغرض مذکورہ بالا امور (حرصِ اقتدار و جاہ وغیرہ) محض ظلم سے زیادہ شدید اور خطرناک ہیں اور شرک سے بھی زیادہ کڑوے اور وحشت ناک ! ــــــ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرک تمام ظلموں سے بڑھ کر ہے ! ــــــ چنانچہ "الصحیح" میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے :

"يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِىْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِىْ، فَمَنْ نَازَعَنِىْ فِيْهِمَا عَذَّبْتُهٗ"

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : "بڑائی میرا اوڑھنا اور عظمت میری ازار (چادر) ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص ان دو صفات کے بارہ میں مجھ سے مقابلہ کرے گا، میں اسے عذاب دوں گا۔"

ایک بزرگ قاضی تھے، انھوں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو انہیں کہہ رہا تھا کہ:

"تم بھی قاضی ہو، اور اللہ تعالیٰ بھی قاضی ہیں۔"

انھوں نے یہ بات سُنی تو گھبرا کر اٹھ بیٹھے، اور عہدۂ قضاء چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے۔

بہت سے متقی قاضی لوگوں کو منع کیا کرتے تھے کہ انہیں "قاضی القضاۃ" (سب سے بڑا قاضی) نہ کہا جائے۔ کیونکہ یہ لفظ "مَلِكُ الْمُلُوْكِ" کے مشابہ ہے۔ اور یہ نام رکھنے سے آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس لیے کہ:

"لَا مَالِكَ اِلَّا اللّٰهُ"

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مالک نہیں!"

اسی طرح حاکم الحکام (وغیرہ القاب و نام) اس سے بھی زیادہ مذموم ہیں۔

انہی مذموم افعال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عزت و عہدہ کا مالک شخص اپنے کیے ہوئے کاموں پر لوگوں سے مدح و تعریف کو پسند کرے، اور جو شخص اس کی تعریف نہ کرے یہ اسے دکھ اور تکلیف پہنچائے۔

حالانکہ بسا اوقات اس کے کام، تعریف کی بجائے مذمت کے زیادہ لائق ہوتے ہیں۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جو بہ ظاہر اچھا ہو۔ اور اس پر وہ مدح و توصیف کا خواہاں بھی ہوتا ہے۔ لیکن بباطن اس کام سے اس کا ارادہ برائی کا ہوتا ہے، جسے وہ لوگوں میں عام کرنا چاہتا ہے —— ایسے لوگ اِس وعیدِ الٰہی میں داخل ہیں:

"لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ۔ الاٰيۃ"

(آلِ عمران: ۱۸۸)

"جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوں اور چاہتے ہوں کہ ایسے کاموں کی تعریف انھیں حاصل ہو جو فی الواقع انھوں نے نہیں کیے ہیں، (الخ)"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ ایسے لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھئے!"

یہ آیت ایسے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مخلوق سے اپنی مدح کے طالب ہوتے ہیں، حالانکہ مخلوق سے مدح کا طلب کرنا اور اس کے ترک پر انہیں سزا دینا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے علاوہ کسی کو جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ ہدیٰ اپنے کیے ہوئے کاموں اور لوگوں پر احسانات کے نتیجہ میں تعریف و مدح سرائی سے لوگوں کو سختی سے منع کر دیا کرتے تھے۔ اور حکم دیا کرتے تھے کہ حمد و تعریف صرف اللہ تعالیٰ کی ہونی چاہیے، کہ تمام نعمتیں صرف اسی کی طرف سے ہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اس کا خصوصی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ آپؒ نے ایک مرتبہ امراءِ حج کے نام ایک تحریر لکھی، جو انہیں پڑھ کر سنائی گئی۔ اس میں آپؒ نے امراء کو، حجاج کے ساتھ حسنِ سلوک، اور اُن پر کیے گئے مظالم کے ازالہ کا حکم دیا۔

اسی تحریر میں لوگوں کو یہ حکم بھی تھا کہ:

"ان تمام کاموں پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی تعریف نہ کرو۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے حکومت عطا نہ فرماتے تو میں بھی عام لوگوں کی طرح ہوتا۔"

ان کا ایک واقعہ بڑا مشہور ہے جو ایک عورت کے ساتھ پیش آیا تھا۔ اس عورت نے آپؒ سے اپنی چار یتیم بیٹیوں کے لیے وظائف مقرر کرنے کی درخواست کی۔ آپؒ نے دو کے لیے وظیفہ مقرر کیا تو اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر آپ نے تیسری کا وظیفہ مقرر کیا تو اُس نے آپؒ کا شکریہ ادا کیا۔ آپؒ نے فرمایا:

"تو جب تک اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی رہی، ہم بھی مقرر کرتے رہے۔ اب تُو ان تینوں بیٹیوں سے کہہ کر اس چوتھی بیٹی سے ہمدردی اور تعاون کریں۔"

ان باتوں سے آپ اصحابِ مناصب کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے احکام کی تنفیذ، اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کا حکم دینے کے پابند ہیں۔

واضح رہے کہ اس کے باوجود آپؒ حقوقِ الٰہی میں کوتاہی اور تقصیر سے خائف رہا کرتے تھے!۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں، ان کی یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش ہوتی ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں، اسی کی اطاعت اور عبادت والوہیت میں اس کو اکیلا جانیں!

سبحان اللہ، کیا مقام اور درجہ ہے، ایسے شخص کا، جو لوگوں سے جزاء و شکریہ کی امید نہ رکھے اور اپنے عمل کے ثواب کی امید صرف اللہ تعالیٰ سے وابستہ رکھے —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ط أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝" (آلِ عمران: ۷۹-۸۰)

"کسی بشر کو یہ لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ تو اسے کتاب، حکم اور نبوت عطا فرمائیں، اور وہ لوگوں سے یہ کہنے لگ جائے کہ اللہ کی بجائے تم میرے بندے بن جاؤ۔ (ہرگز نہیں) بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) رب والے بن جاؤ، کیونکہ یہی بات تم کتاب (الٰہی) میں پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو۔ وہ تم سے ہرگز یہ نہ کہے گا کہ فرشتوں کو یا پیغمبروں کو اپنا رب بنالو، کیا یہ ممکن ہے کہ وہ تمہیں کفر کا حکم دے جب کہ تم مسلمان ہو چکے ہو؟"

اور ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ تَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ!"

کہ "تم مجھے حد سے نہ بڑھانا، جیسے عیسائیوں نے (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو حد سے بڑھایا — میں تو (محض) بندہ ہوں، لہٰذا (مجھے) اللہ کا بندہ اور اس کا رسولؐ کہا کرو!"

اسی طرح ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا:

"لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ بَلْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ مَا شَاءَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)!"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یوں نہ کہا کرو کہ جو اللہ تعالیٰ چاہیں اور جو محمدؐ چاہیں۔ بلکہ یوں کہا کرو کہ جو اللہ تعالیٰ چاہیں، پھر جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہیں!"

چنانچہ ایک شخص نے جب آپؐ سے کہا: "جو اللہ تعالیٰ اور آپؐ چاہیں" تو آپؐ نے فرمایا:

"أَجَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ نِدًّا؟ بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ"

"کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا ہے؟ بلکہ (صرف یوں کہو کہ) جو اللہ اکیلا چاہے!"

یہی وجہ ہے کہ رسل اللہ کے خلفاء اور ان کے متبعین میں سے منصف حکمران اور قاضی حضرات لوگوں کو اپنی تعظیم کی دعوت ہرگز نہ دیتے تھے۔ بلکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس اکیلے کی الوہیت و عبادت کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے! —— ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے، جو مناصب کو صرف اس لیے قبول کر لیتے تھے کہ اس ذریعہ سے انہیں اللہ وحدہٗ لاشریک کی طرف دعوت دینے میں مدد مل سکے۔ چنانچہ بعض صالحین جب عہدۂ قضاء کو قبول کر لیتے تو فرماتے:

"میں یہ عہدہ صرف اس لیے قبول کر رہا ہوں کہ اس کے ذریعہ امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کے فریضہ کی ادائیگی میں مدد لے سکوں!"

یہی وجہ ہے کہ حضرات رسل اللہ (علیہم السلام) اور ان کے متبعین، دعوت الی اللہ، احکام الٰہی کی تبلیغ اور ان پر عمل کرنے میں لوگوں کی ایذائیں اور حد درجہ مشقتیں صبر و رضا کے ساتھ برداشت کر لیتے تھے۔ کیونکہ محب کو محبوب کی رضا میں جو تکالیف پیش آئیں ان میں اسے لذت محسوس ہوتی ہے۔

عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیزؒ اپنے والد کو ان کے دورِ خلافت میں کہا کرتے تھے:

"ابا جان، حق کی تنفیذ اور عدل و انصاف کے قائم کرنے کی خاطر مجھے یہ بھی پسند ہے کہ میرے اور آپ کے جسموں سے ہنڈیاں ابلیں!"

صالحین میں سے کسی نے کہا ہے:

"مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرا جسم قینچیوں سے کاٹ ڈالا جائے اور اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوض تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے لگیں "

یہ قول متقدمین میں سے کسی کے سامنے ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا :

" کہنے والے نے اگر مخلوق کی خیر خواہی کا ارادہ کیا تو خوب ، ورنہ میں نہیں جانتا ؟ . . . . . (پھر بات پوری نہ کر سکے) اور ان پر غشی طاری ہو گئی -

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قائل نے لوگوں کی خیر خواہی کا خیال کیا ، اور ان پر اللہ کے عذاب سے ڈر کر اس بات کو پسند کیا کہ اپنے آپ کو ایذار و مشقت میں ڈال کر بھی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالے - اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال ، اکرام اور کما حقہٗ اس کی اطاعت و محبت کا خیال کرتے ہوئے یہ پسند کیا ہو کہ لوگ یہ امور بہر حال بجا لائیں ، خواہ اس کے بدلے خود اسے کتنی ہی تکالیف اٹھانی پڑیں -

یہ ان خاص لوگوں کا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور اس کے ادب و مقام سے کما حقہٗ واقف ہیں - یہی وجہ ہے کہ اس جاننے والے پر (یہ بات سن کر) غشی طاری ہو گئی -

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں بیان فرمایا ہے کہ اس سے محبت کرنے والے لوگ اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں ، اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے - اسی بات کو ، ان میں سے کسی نے یوں بیان کیا ہے :

ے أَجِدُ الْمَلَامَةَ فِي هَوَاكَ لَذِيذَةً حُبًّا لِذِكْرِكَ فَلْيَلُمْنِي اللُّوَّمُ!

" تیری محبت کے سبب (اے اللہ) مجھے ملامت بھی بڑی لذیذ ہے - کیونکہ میں تیری یاد کو محبوب رکھتا ہوں - پس ملامت کرنے والا (جتنی چاہے) ملامت کر لے !"

دوسری قسم :

لوگوں پر فوقیت و سرداری ـــــ علوم دینیہ ، علم و عمل اور زہد و تقویٰ وغیرہ کے ذریعہ طلب کرنا ـــــ یہ پہلی قسم سے بھی زیادہ بری ، قبیح اور خطرہ اور فساد کے لحاظ سے زیادہ شدید ہے - کیوں کہ علم ، عمل اور زہد ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں بلند درجات، دائمی نعمتیں، اللہ تعالیٰ سے ثواب اور اس کا قرب طلب کرنا چاہیے۔

امام ثوری رحہ فرمایا کرتے تھے:

"علم کو باقی تمام اشیاء پر صرف اس لیے فضیلت حاصل ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ علم بھی عام چیزوں کی مانند ہوتا"

چنانچہ علم وعمل اور زہد میں سے کسی ایک کے ذریعہ بھی اگر فانی، دنیوی منفعت طلب کی جائے، تو اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ایک یہ کہ اس کے ذریعہ مال طلب کیا جائے۔ تو یہ مال کی حرص اور اسے حرام ذرائع سے حاصل کرنے کی قسم ہے۔ اور اس بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

کہ "وہ علم، جس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مطلوب ہونی چاہیے، اگر کوئی شخص اسے دنیوی مفاد کی خاطر سیکھتا ہے تو وہ روزِ قیامت جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا"

اس حدیث کو امام احمدؒ، ابوداؤدؒ، ابن ماجہؒ اور ابن حبانؒ نے اپنی اپنی کتبِ حدیث میں بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔

وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے حاصل کیا جانے والا علم اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس کی محبت، اُنس، اللہ تعالیٰ کی محبت کا شوق، اس کا ڈر اور تقویٰ نیز اس کی اطاعت وغیرہ نعمتوں کی طرف اپنے طالب کی راہنمائی کرتا ہے۔ اور یہ چیزیں گویا دنیا ہی میں جلد ملنے والی جنت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ یہ شخص آخرت میں بھی جنت میں داخل ہوگا۔ لیکن جو شخص اپنے علم کی بدولت دنیا میں ان نعمتوں سے محروم رہتا ہے، وہ آخرت میں بھی جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا۔ واللہ اعلم!

یہی نہیں، بلکہ آخرت میں سب سے زیادہ اور سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جس نے دنیا میں اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھایا (یعنی اس پر عمل نہ کیا) ـــــ ایسا شخص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت میں سب سے زیادہ حسرت کناں ہوگا، کہ اس کے پاس اعلیٰ درجات اور بلند مقامات حاصل کرنے کا بہترین سبب اور ذریعہ موجود تھا، لیکن ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کی بجائے وہ اپنے علم سے گھٹیا، حقیر اور ادنیٰ امور کا طالب ہوا۔

اس کی مثال یوں ہے کہ کسی کے پاس قیمتی جواہرات موجود ہوں اور وہ انھیں کوڑیوں کے عوض بیچ ڈالے، کہ جن سے اسے کچھ بھی فائدہ حاصل نہ ہو۔ یہ ہی حالت علم کے بدلے دنیا طلب کرنے والے کی ہے۔

اور اس سے بھی بُرا وہ شخص ہے جو کہ دنیا کا طلب گار ہو، مگر لوگوں کے سامنے دنیا سے استغناء کا اظہار کرے —— یہ دھوکہ بہت ہی بڑا ہے!

ابو سلیمان الدارانی اس آدمی پر طنز کیا کرتے تھے جو بزرگوں کا سا لباس پہنے، لیکن اس کا دل ایسی دنیوی خواہشات اور شہوات سے پُر ہو کہ اس کی ایک ایک خواہش اس بزرگی والے لباس سے بھی زیادہ قیمتی ہو!

اس سے ان کا اشارہ اس طرف ہے کہ دینی لباس کے ذریعہ دنیا سے استغناء کا اظہار اس کے لیے مناسب ہے جس کا دل دنیا کی محبت سے مکمل طور پر خالی ہو۔ یہاں تک کہ جو ظاہری لباس اس نے زیب تن کر رکھا ہے، اس سے زیادہ اس کا تعلق دنیا سے نہ ہو۔ اور دنیا سے لاتعلقی میں اس کا ظاہر و باطن برابر ہو۔

ایک عارف باللہ سے پوچھا گیا: "صوفی کون ہوتا ہے؟"

فرمایا:

"اَلصُّوْفِيُّ مَنْ لَبِسَ الصُّوْفَ عَلَى الصَّفَا وَسَلَكَ طَرِيْقَ الْمُصْطَفٰى وَ ذَاقَ الْهَوٰى بَعْدَ الْجَفَا وَكَانَتِ الدُّنْيَا مِنْهُ خَلْفَ الْقَفَا"

کہ "صوفی وہ ہوتا ہے جو دل کی خوب صفائی کر کے صُوف (اُون) پہنے، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلے، مصائب برداشت کرنے کے بعد محبتِ الٰہی کا مزہ چکھے، اور دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ جائے"

(جاری ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ